M T W T F S DATE:

س 3:-

حج کی اہمیت

حج اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ جو ہر مسلمان جو صاحبِ حیثیت ہو فرض ہے۔ حج کا رکن اہم اللہ کے گھر یعنی کعبۃ اللہ کا طواف کرنا ہے جہاں دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اور سب نسل، رنگ اور علاقوں کے عوام ایک جیسے لباس میں نظر آتے ہیں بلاتفریق کے۔

اللہ کی حقیقی فہم کا:

عبادات الٰہی میں تاثیر لانا کے لیے ضروری ہے کہ انسان عبادت کے مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہو۔ حج، روزہ، نماز جب سب کیفیات ایک وقت یکجا ہوتی ہیں تو اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم پیدا ہوتا ہے۔

جذبہ ایثار کا فروغ:

جذبہ ایثار خود غرضی، لالچ اور ذہنی پستی کو ختم کرتا ہے۔ حج جذبہ ایثار کے لیے بہترین تربیتی کورس ہے۔ کیونکہ دورانِ حج انسان ہر لمحہ ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

محبت الٰہی کا فروغ:

جب انسان حج کے سفر کا آغاز خلوص نیت سے کرتا ہے تو اللہ سے پیار و محبت کی شمع روشن ہوتی ہے جو انسان کو منور کر دیتی ہے۔ غلاظتوں سے پاک کرتی ہے۔ اور محبت الٰہی اس قدر گرفتہ ہوتا ہے کہ ہر قربانی دینے کو تیار ہوتا ہے۔

سادگی کی تربیت:

حج انسان میں سادگی کی صفت کو پیدا کرتا ہے اور فضول خرچی اور فخر و غرور سے بچاتا ہے۔ حج کے دوران احرام باندھنا خوشبو سے پرہیز کرنا ضبط نفس سکھاتا ہے۔

مساوات کا فروغ:

حج کے موقع پر دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے
بندگانِ الٰہی ایک ہی لباس، ایک ہی امام کی قیادت میں
اور ایک ہی مقصد کے تحت مساوات کا بے مثال اور لازوال عملی
مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلام ہی ہے جس میں رنگ، نسل،
علاقہ، زبان اور لہارت و طریقت کے مصنوعی امتیاز سے
بالاتر ہو گئے ہیں

بندہ صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلام میں قربانی کی اہمیت:

قربانی ایک ایسا لفظ ہے جس کا مطلب ہے کہ اپنی
کسی بھی خاص چیز جس سے آپ کو محبت ہو یا پسند ہو اس
کو اللہ کی راہ میں دینا اللہ کی رضا کے لیے۔

قربانی کی تاریخ ایک بہت عظیم واقعہ سے منسلک
ہے اور وہیں سے ایجاد / تخلیق ہوئی۔ وہ یہ کہ حضرت
ابراہیمؑ کو اللہ کا حکم نازل ہوا کہ حضرت اسماعیلؑ جو ان
کے بیٹے تھے ان کو ذبح کیا جائے اللہ کی راہ میں۔ اور
دونوں باپ بیٹا اس بات پر رضامند ہوئے اور ابراہیمؑ
نے اپنے بیٹے کے گلے پر چاقو چلایا جبکہ وہ عملاً تو حضرت
اسماعیل پر تھا مگر اس کے ذبح دنبہ ہوا۔ اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اللہ سے محبت اور اس کی اطاعت کی ایسی مثال
کہیں نظر نہیں آئے گی۔ تب سے آج تک اس تاریخ سے
قربانی کا عنصر موجود ہے اور وہ حج کا ایک اہم اور آخری رکن

M T W T F S DATE:

ہے۔ جس کے ذریعے سب لوگ اپنے پالے اور خریدے ہوئے جانور کو اللہ کی راہ میں ذبح کر کے غربا و مساکین اور رشتہ داروں میں بانٹتے ہیں۔ اس سے غریب کو اچھا کھانے کو ملتا ہے اور جبکہ مسلمان ایک چھوٹی سی مثال سے اللہ سے محبت کا اظہار اور حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کو یاد رکھتے ہیں۔

س ۱:

عقیدہ توحید کے اثرات

تعارف:

توحید کا عقیدہ انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان ہے۔ جس طرح اسلام کی جان اس کے عقائد میں ہے۔ اس طرح اس عقائد کی جان اس کا عقیدہ توحید میں ہے۔ اس عقیدہ کا مطلب اللہ ایک ہے اور وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ ازلی ہے اور ابدی ہے۔

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

حضرت محمدؐ نے اللہ کے حکم سے عقیدہ توحید کا عقیدہ اس طرح پیش کیا جس کی مثل نہیں ملتی۔ اور جس میں شرک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ جیسے قرآن مجید میں موجود ہے۔
"اس کی مثل نہیں ملتی"

اس عقیدہ نے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

۱۔ آزادی اور حریت:

انسان کی زندگی پر غالب اثر یہ پڑتا ہے کہ

M T W T F S

DATE:

آزادی اور حریت کے بلند مقام پر پہنچتا ہے۔ تمام کائنات
اس کے لیے پیدا کی گئی ہے لیکن جب انسان توحید سے آشنا نہیں
ہوتا تب اس کا حال ذلت کا ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی
حقیر سے حقیر چیزوں سے ڈرتا اور کانپتا ہے۔ جو چیزیں
اس کی اطاعت کے لیے پیدا کی گئی ہیں ~~خود اس کی~~ وہ خود
اس کی اطاعت کرتا ہے۔

2- محبت الٰہی :-

عقیدہ توحید کی بنا پر جہاں انسان اللہ کی مخلوق سے
محبت کرتا ہے وہاں وہ خود خالقِ ارض و سماں سے بھی
بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
"وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی
یاد سے غافل نہیں کرتی"
سورۃ بقرہ!
"ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں"

3- وسعتِ نظر :-

عقیدہ توحید کا ایک اہم اثر ہے کہ یہ انسان کی نگاہ
میں اللہ تعالیٰ کی سلطنت جتنی وسعت پیدا کرتا ہے۔
اس طرح وہ کائنات کو اپنے نفس کے تعلق سے نہیں بلکہ
خداوند عالم سے نگاہ ڈالتا ہے۔ اس کی دوستی دشمنی
نفس کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے ہے۔

۴- عزتِ نفس :

اللہ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے بچاتا ہے۔
اس کو عزت کے بلند ترین درجہ پر بٹھا دیتا ہے۔ جب تک انسان
کو اللہ کی ذات کا تعارف نہیں ہوتا تب تک وہ فطرت سے ڈرتا تھا لیکن
جب اس کو خالق کی پہچان ہوئی تو سب موجودات سے اس کے لیے
ہیچ چھوٹی پڑ گئی۔ ان کی وقعت نہ رہی

۵- عجز و نیاز :

اللہ پر ایمان سے پیدا ہونے والی خودداری انسان کو مغرور
اور متکبر نہیں بناتی بلکہ خوددار اور عجز و انکسار پیدا ہو جاتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ ایک واحد اللہ کی ذات ہے جس سے نکلنا اس کے لیے
بے بسی ہے سب اس کے اختیار میں ہے۔ اللہ کا محتاج ہے۔

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر اثرات :

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر گہرا اثر ہے۔ انسانی معاشرت کی
بنیاد کامل عدل، صحیح مساوات اور وحدتِ انسانی پر ہے۔ اس دنیا
نے انسانیت کو قوم پرستی کے ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔
ہر قوم ایک دوسرے سے جدا کر لیا ہے اور معبود بھی مختلف ہیں۔
کسی میں اتحاد نہیں۔ جبکہ اسلام میں ہر کوئی ایک ہو سکتا ہے۔
ایک خدا کو مانتے ہیں۔ اس کے قانون پر سب عمل کرتے ہیں۔
اور ہر کسی کو ایک ہی آدم کے گھرانے کا فرد سمجھیں۔ عقیدہ توحید کے
سوا باقی ~~[illegible]~~ سب عقائد مردود ہیں جو دنیا نے بنا رکھے ہیں۔
یہ مسائل کو حل نہیں بلکہ مزید مشکل بناتے ہیں۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے۔